122319 ـ قضاء سے قبل روزوں كى قضاء ميں تاخير كا فديہ دينے كا حكم

سوال

ايك عورت دريافت كرنا چاہتى ہے كہ آيا اس پر رمضان كے روزوں كى قضاء اور فديہ دونوں ہيں، يا كہ وہ سارے روزوں كى قضاء كرنے كے بعد ايك ہى بار سب ايام كا فديہ اكٹھا ادا كر دے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر كسى شخص نے رمضان المبارك كے روزوں كى قضاء ميں تاخير كر دى حتى كہ دوسرا رمضان شروع ہوگيا اگر تو يہ عذر يعنى بيمارى يا حمل يا دودھ پلانے كى وجہ سے ہو تو روزوں كى قضاء كے علاوہ كچھ نہيں، ليكن اگر عذر كے بغير ہو تو پھر وہ گنہگار ہے اور اس كے ذمہ قضاء ہوگى.

ليكن اس پر فديہ كے بارہ ميں علماء كرام كے ہاں اختلاف پايا جاتا ہے جمہور علماء كرام تو اس پر فديہ لازم كرتے ہيں يعنى وہ ہر دن كے بدلے مسكين كو كھانا دے.

اس كے بارہ ميں تفصيل ہم سوال نمبر (26865) كے جواب ميں بيان كر چكے ہيں كہ راجح يہى ہے كہ فديہ لازم نہيں آتا، ليكن اگر بطور احتياط ادا كرتا ہے تو يہ بہتر ہے، اس كا مطالعہ كريں.

جو علماء فديہ دينے كا كہتے ہيں ان كے ہاں يہ فديہ دوسرا رمضان شروع ہونے پر ہى لاگو ہو جائيگا، اس ليے چاہے تو وہ شخص اسى وقت فديہ ادا كر دے، اور چاہے تو روزوں كى قضاء كرنے كے بعد ادا كرے، ليكن افضل يہى ہے كہ برى الذمہ ہونے كے ليے جلدى ادا كر دے.

الموسوعة الفقهية ميں درج ہے كہ:

" رمضان كى قضاء تراخى يعنى دير ميں ہے، ليكن جمہور علماء كرام اسے مقيد كرتے ہيں كہ جب اس كى قضاء كا وقت نہ جاتا رہے، وہ يہ كہ دوسرا رمضان نہ شروع ہو بلكہ اس سے پہلے پہلے رمضان كى قضاء كے روزے ركھنا ہونگے.

كيونكہ عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" میرے ذمہ رمضان المبارك كے روزے ہوتے تو میں نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے مقام كی وجہ سے شعبان كے علاوہ ان روزوں كی قضاء نہیں كر سكتی تھی "

جیسا كہ پہلی نماز دوسری سے مؤخر نہیں كی جا سكتی.

اور جمہور علماء كے ہاں بغیر كسی عذر كے پہلے رمضان كی قضاء دوسرے رمضان تك مؤخر كرنا جائز نہیں؛ اس لیے كہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا كی حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے.

لیكن اگر كوئی اسے مؤخر كر دیتا ہے تو اس كے ذمہ فدیہ ہوگا یعنی ہر روزے كی قضاء كے ساتھ وہ ایك مسكین كو كھانا بطور فدیہ ادا كریگا، كیونكہ ابن عباس اور ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم سے یہی مروی ہے انہوں نے رمضان كے روزں كی قضاء دوسرے رمضان تك ادا نہ كرنے والے كے متعلق یہی فرمایا ہے.

" اس پر قضاء اور ہر روزے كے بدلے بطور فدیہ ایك مسكین كو كھانا دینا ہے "

اور یہ فدیہ تاخیر كی بنا پر، یہ فدیہ قضاء سے قبل یا قضاء كے ساتھ یا قضاء كے بعد بھی دیا جا سكتا ہے " انتہی

دیكھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (28 / 76).

اور مرداوی حنبلی رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" فدیہ میں وہ غلہ دےگا جو كفارہ كے لیے كفایت كرتا ہے، اور قضاء سے قبل یا قضاء كے ساتھ یا بعد میں بھی فدیہ دیا جا سكتا ہے، مجد یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ كے دادا كا كہنا ہے: ہمارے نزدیك افضل یہ ہے كہ خیر میں جلدی كی جائے؛ تا كہ تاخیر كی آفات سے خلاصی ہو " انتہی

دیكھیں: الانصاف (3 / 333).

واللہ اعلم .